THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review

HEC Pakistan – Y Category

https://thoughtsreview.com/

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:5 Feb 2026 | Published: 25 April 2026

اہل سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ کے اصولِ درایت و مشترک حدیثی اصول :اسبابِ اختلاف اور علمی اثرات کا تحقیقی و تقابلی مطالعہ

Principles of Hadith Dirayah and Shared Hadith Foundations between Ahl al-Sunnah wa al-Jama‘ah and the Imami Twelver Shi‘ah: A Comparative and Analytical Study

Asghar Hussain

Ph.D Scholar,Department of islamiat,Federal Urdu University karachi

ah5458059@gmail.com

Dr.Muhammad Mehrban Barvi

Assistant Professor, Department of islamiat,Federal Urdu University karachi

m.mehrbanbarvi@fuuast.edu.pk

Abstract

The study of Hadith is not limited to transmission alone; it also includes comprehension, interpretation, application, reconciliation of apparently conflicting reports, and legal deduction. While the principles of transmission deal with authenticity, isnad, and the reliability of narrators, the principles of dirayah address meaning, textual indication, interpretation, preference, and juristic implications. Ahl al-Sunnah wa al-Jama‘ah and the Imami Twelver Shi‘ah both recognize the authority of Hadith, the importance of understanding it correctly, the necessity of isnad criticism, the investigation of narrators, and the rejection of fabricated reports. Nevertheless, methodological differences exist between the two traditions regarding interpretive authorities of Hadith, the role of reason, the resolution of conflicting reports, the application of textual indications, and the process of ijtihad and taqlid. This article presents a comparative and analytical study of the principles of dirayah, shared Hadith foundations, causes of methodological divergence, and their scholarly and juristic implications. It aims neither to refute nor to prefer one tradition over the other, but to clarify the intellectual foundations and methodological distinctions of both traditions in a balanced academic manner.

Keywords: Dirayah, Hadith Interpretation, Ahl al-Sunnah wa al-Jama‘ah, Imami Twelver Shi‘ah, Conflicting Reports, Textual Indications, Ijtihad, Taqlid, Shared Principles, Hadith Methodology, Comparative Study.

THOUGHTS REVIEW
Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:5 Feb 2026 | Published: 25 April 2026

تعارفِ موضوع

حدیثِ نبوی ﷺ اسلامی شریعت کے بنیادی مصادر میں سے ہے۔ اس کی روایت، حفاظت اور تحقیق جتنی اہم ہے، اتنا ہی ضروری اس کا صحیح فہم، معنوی تجزیہ، عملی اطلاق اور شرعی استنباط بھی ہے۔ حدیثی علوم کی تاریخ میں روایت اور درایت دو ایسے علمی پہلو ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ روایت کے ذریعے حدیث کے ثبوت، سند، نقل اور راوی کی حیثیت معلوم ہوتی ہے، جبکہ درایت کے ذریعے حدیث کے معنی، دلالت، سیاق، مقصود، تعارض اور عملی حکم کا تعین کیا جاتا ہے۔

اہل سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ دونوں نے حدیث کے فہم اور استنباط کے لیے منظم اصولی نظام قائم کیے۔ دونوں مکاتب قرآن و سنت کی حجیت، حدیث کے صحیح فہم، سند کی اہمیت، راوی کی تحقیق، موضوع روایات سے اجتناب اور تعارضِ روایات کے علمی حل کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اس کے باوجود فہم حدیث کے مراجع، عقل کے مقام، ترجیحی اصولوں، اجتہادی مصادر اور فقہی اطلاق میں دونوں کے درمیان نمایاں اختلافات پائے جاتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت کے ہاں حدیث کے فہم میں قرآنِ کریم، سنتِ نبوی ﷺ، فہمِ صحابہؓ، آثارِ تابعین، لغتِ عرب، اجماع اور اصولِ فقہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ دوسری طرف امامیہ اثنا عشریہ قرآن و سنت کی بنیادی حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تشریحات کو حدیث فہمی میں مرکزی مقام دیتے ہیں۔ اسی طرح عقل کے کردار میں بھی دونوں کے مابین فرق پایا جاتا ہے :اہل سنت والجماعت عقل کو فہمِ نصوص کا معاون ذریعہ قرار دیتے ہیں، جبکہ امامیہ اصولیین عقل کو بعض مقامات پر شرعی استنباط کے معتبر دلائل میں شمار کرتے ہیں۔

اس تحقیقی مضمون میں اصولِ درایت کے ان بنیادی پہلوؤں کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے جن میں دونوں مکاتب کے مابین مشترک بنیادیں بھی موجود ہیں اور منہجی امتیازات بھی۔ اس مطالعے میں ایک طرف فہمِ حدیث، عقل، تعارضِ روایات، دلالاتِ نصوص، اجتہاد و تقلید اور فقہی اطلاق جیسے مباحث کو سامنے رکھا گیا ہے، اور دوسری طرف ان اختلافات کے تاریخی، علمی، اصولی اور فقہی اثرات کا تجزیہ کیا گیا ہے، تاکہ دونوں حدیثی مناہج کی علمی ساخت زیادہ واضح طور پر سامنے آ سکے۔

ا۔ اصولِ درایت کا مفہوم اور دائرۂ کار

درایتِ حدیث سے مراد حدیث کے متن، معنی، دلالت، مقصد، سیاق، تعارض، ترجیح اور عملی اطلاق کا علمی مطالعہ ہے۔ اگر اصولِ روایت کا تعلق حدیث کے ثبوت، سند اور راوی کی تحقیق سے ہے، تو اصولِ درایت کا تعلق اس بات سے ہے کہ ثابت شدہ حدیث کو کس طرح سمجھا جائے، اس کا مفہوم کیسے متعین کیا جائے، اس سے شرعی حکم کس اصول کے تحت اخذ کیا جائے، اور اگر بظاہر دو روایات میں اختلاف محسوس ہو تو اسے کس طریقے سے حل کیا جائے۔

درایتِ حدیث محض لغوی شرح کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک وسیع علمی عمل ہے جس میں قرآن و سنت کے عمومی اصول، عربی زبان کے قواعد، سببِ ورود، سیاقِ کلام، عام و خاص، مطلق و مقید، ناسخ و منسوخ، تعارض و ترجیح، مقاصدِ شریعت، فقہی اصول اور عقلی

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review

HEC Pakistan – Y Category

https://thoughtsreview.com/

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:5 Feb 2026 | Published: 25 April 2026

قرائن سب کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ اسی بنا پر محدثین، فقہاء اور اصولیین نے ہمیشہ حدیث کے فہم کو روایت کے ساتھ لازم و ملزوم سمجھا ہے۔ ایسی روایت جو سند کے اعتبار سے ثابت ہو، اگر اس کے مفہوم، محلِ استعمال اور شرعی دلالت کو درست طور پر نہ سمجھا جائے تو اس سے غلط فقہی یا اعتقادی نتیجہ نکل سکتا ہے۔

اہل سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ دونوں اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ حدیث کو سمجھنے کے لیے محض روایت کافی نہیں، بلکہ درایت بھی ضروری ہے۔ فرق یہ ہے کہ دونوں مکاتب حدیث فہمی کے مراجع، عقل کے کردار، ترجیحی اصولوں اور اجتہادی مصادر کی ترتیب میں مختلف مناہج اختیار کرتے ہیں۔ یہی اختلافات اصولِ درایت کے تقابلی مطالعے کو علمی اہمیت دیتے ہیں۔

۲۔ حدیث فہمی کے مآخذ اور توضیحی مراجع

درایتِ حدیث کا پہلا بنیادی سوال یہ ہے کہ حدیث کے معنی اور مقصود کو سمجھنے کے لیے کن مصادر کو مرجع بنایا جائے۔ اہل سنت والجماعت کے ہاں حدیث کے فہم میں قرآنِ کریم، سنتِ نبوی ﷺ ، فہم صحابہؓ، آثارِ تابعین، لغتِ عرب، اجماعِ امت اور اصولِ فقہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ صحابہ کرامؓ نے وحی کے نزول کا ماحول دیکھا، رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی، عربی زبان کے فطری استعمال سے واقف تھے اور عملی دین کے اولین شاہد تھے؛ اس لیے اہل سنت کے اصولی منہج میں ان کے فہم کو خاص اہمیت دی گئی۔

امام شاطبیؒ نے نصوصِ شرعیہ کے فہم میں سلفِ صالحین کے فہم کو نہایت اہم معاون قرار دیا ہے۔ اس اصول کی بنیاد پر اہل سنت والجماعت حدیث کے معنی متعین کرتے وقت صحابہؓ و تابعین کے فہم، لغوی قرائن، سیاقِ کلام، اجماع اور اصولِ فقہ کو جمع کرتے ہیں۔ اس منہج میں متن کی شرح صرف لغوی سطح پر نہیں ہوتی، بلکہ اسے مجموعی شرعی نظام، قرآن و سنت کے عمومی اصول اور فقہی روایت کے ساتھ مربوط کر کے دیکھا جاتا ہے۔

امام شاطبیؒ فرماتے ہیں:

> لا بد في فهم الشريعة من اتباع معهود الأميين، وهم العرب الذين نزل القرآن بلسانهم.[1]
>
> ترجمہ: شریعت کو سمجھنے میں ان امی عربوں کے معروف طریقِ فہم کی پیروی ضروری ہے، جن کی زبان میں قرآن نازل ہوا۔

امامیہ اثنا عشریہ بھی قرآن و سنت کو بنیادی مصادر تسلیم کرتے ہیں، مگر حدیث کے فہم میں ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تشریحات کو خصوصی مقام دیتے ہیں۔ امامیہ علمی روایت کے مطابق ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سنتِ نبوی ﷺ کے معتبر شارح اور دینی معارف کے امین ہیں۔ شیخ مفیدؒ کے نزدیک ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ

[1] ابراھیم بن موسیٰ الشاطبي، **الموافقات في أصول الشريعة**، تحقیق ابراھیم رمضان (بیروت: دار المعرفة، 1431ھ/2010ء)، 3:289۔

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review

HEC Pakistan – Y Category

https://thoughtsreview.com/

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:5 Feb 2026 | Published: 25 April 2026

ﷺ کے مراد و مقصود کو زیادہ بہتر جاننے والے ہیں؛ اس لیے امامیہ منہج میں ائمہ کے اقوال حدیث فہمی کا بنیادی توضیحی ذریعہ قرار پاتے ہیں۔

شیخ مفید رقمطراز ہیں:

> إن الأئمة القائمين مقام الأنبياء في تنفيذ الأحكام وإقامة الحدود وحفظ الشرائع وتأديب الأنام معصومون كعصمة الأنبياء.[2]
>
> ترجمہ: بے شک ائمہ، احکام کے نفاذ، حدود کے قیام، شریعتوں کی حفاظت اور لوگوں کی دینی تربیت میں انبیاء کے قائم مقام ہیں، اور وہ انبیاء کی طرح معصوم ہیں۔

یہاں دونوں مکاتب کے درمیان بنیادی فرق واضح ہوتا ہے۔ اہل سنت والجماعت حدیث کے فہم میں فہمِ صحابہؓ، سلفِ امت اور اصولی روایت کو مرکزی اہمیت دیتے ہیں، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تشریحات کو کلیدی حیثیت دیتے ہیں۔ دونوں قرآن و سنت کی اصل حجیت پر متفق ہیں، مگر ان نصوص کی توضیح میں ترجیحی مراجع مختلف ہیں۔

۳۔ عقل کا مقام اور دائرۂ اثر

حدیث فہمی میں عقل کا کردار بھی دونوں مکاتب کے درمیان اہم تقابلی موضوع ہے۔ اہل سنت والجماعت عقل کو نصوص کے فہم، استدلال، تطبیق اور ترتیب میں اہم معاون ذریعہ مانتے ہیں، لیکن اسے وحی کے مقابل مستقل تشریعی ماخذ قرار نہیں دیتے۔ امام غزالیؒ نے عقل اور شریعت کے تعلق کو اس مثال سے واضح کیا کہ عقل آنکھ کی مانند ہے اور شریعت سورج کی طرح؛ آنکھ میں دیکھنے کی صلاحیت ہے، مگر روشنی کے بغیر مشاہدہ ممکن نہیں۔

امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

> اعلم أن العقل لن يهتدي إلا بالشرع، والشرع لم يتبين إلا بالعقل، فالعقل كالأس والشرع كالبناء.[3]
>
> ترجمہ: جان لو کہ عقل شریعت کے بغیر ہدایت نہیں پا سکتی، اور شریعت عقل کے بغیر واضح نہیں ہوتی؛ پس عقل بنیاد کی مانند ہے اور شریعت عمارت کی مانند ہے۔

اس تعبیر سے اہل سنت منہج کا اصول واضح ہوتا ہے کہ عقل شریعت کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے، لیکن شریعت کا بدل نہیں بن سکتی۔ اہل سنت اصولیین عقل کو قیاس، فہمِ نص، ترتیبِ دلائل، مقاصدِ شریعت، مصالح اور استنباط میں استعمال کرتے ہیں، مگر وحی کی قطعی دلالت کے مقابل عقل کو حاکم نہیں بناتے۔

[2] محمد بن محمد المفید، **آوائل المقالات في المذاهب والمختارات** (قم: المؤتمر العالمي لألفية الشيخ المفيد، 1413ھ)، 65۔

[3] محمد بن محمد الغزالي، **معارج القدس في مدارج معرفة النفس** (بيروت: دار الآفاق الجديدة، الطبعة الثانية، 1975ء)، 57۔

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review

HEC Pakistan – Y Category

https://thoughtsreview.com/

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:5 Feb 2026 | Published: 25 April 2026

امامیہ اثنا عشریہ کے اصولی نظام میں عقل کو نسبتاً زیادہ وسیع مقام حاصل ہے۔ امامیہ اصولیین قرآن، سنت، اجماع اور عقل کو ادلۂ شرعیہ میں شمار کرتے ہیں۔ سید محمد باقر صدرؒ کے مطابق امامیہ اصولِ فقہ میں عقل ایک مستقل دلیل کے طور پر زیرِ بحث آتی ہے۔ اسی لیے امامیہ اصولی مباحث میں مستقلاتِ عقلیہ، حسن و قبح عقلی، ملازماتِ عقلیہ اور عقلی استدلال کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ محمد باقر الصدر لکھتے ہیں:

إذا عارض الدليل اللفظي غير الصريح دليلاً عقلياً قطعياً، قدم العقلي على اللفظي؛ لأن العقلي يؤدي إلى العلم بالحكم الشرعي.[4]

ترجمہ: اگر غیر صریح لفظی دلیل قطعی عقلی دلیل کے معارض ہو تو عقلی دلیل کو لفظی دلیل پر مقدم کیا جائے گا، کیونکہ عقلی دلیل شرعی حکم کے علم تک پہنچاتی ہے۔

اس تقابل سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں مکاتب عقل کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں، مگر اس کی حیثیت میں فرق رکھتے ہیں۔ اہل سنت والجماعت عقل کو نصوص کی تفہیم اور اطلاق میں معاون سمجھتے ہیں، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ بعض اصولی مقامات پر عقل کو استنباطِ حکم کا مستقل معتبر ذریعہ بھی قرار دیتے ہیں۔ یہی فرق اصولِ درایت اور اصولِ فقہ کے متعدد مباحث میں اثر انداز ہوتا ہے۔

۴۔ تعارضِ روایات اور ترجیح کا منہج

حدیثی ذخیرے میں بعض روایات ایسی بھی ملتی ہیں جن کے ظاہری مفاہیم ایک دوسرے سے مختلف محسوس ہوتے ہیں۔ ایسے مقامات پر محدثین و اصولیین کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ فوراً کسی روایت کو رد کر دیا جائے، بلکہ پہلے علمی اصولوں کے تحت جمع، تطبیق، ترجیح یا توقف کا راستہ اختیار کیا جاتا ہے۔ دونوں مکاتب اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ بظاہر متعارض روایات کے درمیان جہاں تک ممکن ہو ہم آہنگی پیدا کی جائے۔

اہل سنت والجماعت کے ہاں تعارضِ روایات کے حل میں عمومی ترتیب یہ ہے کہ پہلے جمع و تطبیق کی کوشش کی جائے، پھر ناسخ و منسوخ کا جائزہ لیا جائے، اس کے بعد ترجیح کے اصول استعمال کیے جائیں، اور اگر کوئی صورت واضح نہ ہو تو توقف اختیار کیا جائے۔ امام نوویؒ نے اس اصول کو بیان کیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو احادیث میں تطبیق کی جائے، اور جب تطبیق ممکن نہ ہو تو ترجیح کی طرف رجوع کیا جائے۔ چنانچہ امام نووی علیہ الرحمہ اپنی کتاب المنہاج میں رقمطراز ہیں کہ

فإذا تعارض حديثان في الظاهر وجب الجمع بينهما إن أمكن، ولا يصار إلى الترجيح مع إمكان الجمع.[5]

[4] محمد باقر الصدر، **دروس في علم الأصول** (قم: دار الكتاب الإسلامي، 1421ھ)، 1:48۔

[5] يحيى بن شرف النووي، **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج** (بيروت: دار إحياء التراث العربي، الطبعة الثانية، 1392ھ)، 1:84۔

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:5 Feb 2026 | Published: 25 April 2026

ترجمہ:جب دو حدیثیں بظاہر متعارض ہوں تو اگر ممکن ہو تو ان کے درمیان جمع ضروری ہے، اور جمع ممکن ہونے کی صورت میں ترجیح کی طرف رجوع نہیں کیا جائے گا۔

ابن حجر عسقلانیؒ نے قوتِ سند، کثرتِ طرق، راوی کے ضبط، روایت کی شہرت اور دیگر قرائن کو ترجیح کے اسباب میں شمار کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

فإن خولف الراوي بأرجح منه؛ لمزيد ضبط أو كثرة عدد أو غير ذلك من وجوه الترجيحات؛ فالراجح يقال له: المحفوظ، ومقابله وهو المرجوح يقال له: الشاذ.[6]

ترجمہ:اگر کوئی راوی اپنے سے زیادہ راجح راوی کے خلاف روایت کرے، خواہ وہ ترجیح زیادہ ضبط، کثرتِ عدد یا کسی اور وجہ سے ہو، تو راجح روایت کو محفوظ اور مقابل مرجوح روایت کو شاذ کہا جاتا ہے۔

امامیہ اثنا عشریہ بھی تعارض کی صورت میں سب سے پہلے جمع و تطبیق کو ترجیح دیتے ہیں۔ شیخ طوسیؒ کے نزدیک جب دو روایات میں تطبیق ممکن ہو تو کسی ایک کو ترک کرنے کے بجائے تطبیق کو اختیار کرنا بہتر ہے۔

شیخ طوسی فرماتے ہیں:

إن الخبرين إذا أمكن العمل بهما على وجه من الوجوه، لم يجز إطراح أحدهما.[7]

ترجمہ:جب دو خبروں پر کسی نہ کسی صورت میں عمل کرنا ممکن ہو تو ان میں سے کسی ایک کو ترک کرنا جائز نہیں۔

تاہم امامیہ منہج میں کچھ خاص مرجحات بھی نمایاں ہیں، مثلاً موافقتِ قرآن، مخالفتِ عامہ، عملِ اصحاب، شہرتِ فتوائی، وثوقِ صدور اور ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول توضیحی قرائن۔ اَبو القاسم الخوئي لکھتے ہیں کہ

ما وافق كتاب الله فخذوه، وما خالف كتاب الله فدعوه.[8]

ترجمہ:جو روایت کتاب اللہ کے موافق ہو اسے اختیار کرو، اور جو کتاب اللہ کے مخالف ہو اسے چھوڑ دو۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ دونوں مکاتب تعارض کو علمی مسئلہ سمجھتے ہیں اور اس کے حل کے لیے منظم طریقۂ کار رکھتے ہیں۔ فرق ترجیحی پیمانوں میں ہے :اہل سنت والجماعت سندی قوت، تعددِ طرق، ناسخ و منسوخ اور محدثین کے نقدی اصولوں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ موافقتِ قرآن، عملِ اصحاب، شہرتِ فتوائی اور وثوقِ صدور کو بھی اہم مرجحات میں شامل کرتے

[6] أحمد بن علي ابن حجر العسقلاني، **نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر**، تحقيق نور الدين عتر (دمشق: مطبعة الصباح، الطبعة الثالثة، 1421ھ/2000ء)، 97-105۔

[7] محمد بن الحسن الطوسي، **الاستبصار فيما اختلف من الأخبار** (النجف: دار النعمان، د۔ت۔)، 4:1۔

[8] محمد بن الحسن الطوسي، **الاستبصار فيما اختلف من الأخبار**، 1:3-8؛ مرتضى بن محمد أمين الأنصاري، **فرائد الأصول**، إعداد و تحقيق لجنة تحقيق تراث الشيخ الأعظم (قم: مجمع الفكر الإسلامي، الطبعة الأولى، 1419ھ)، 2:765؛ أبو القاسم الخوئي، **مصباح الأصول**، تقرير محمد سرور الواعظ الحسيني البهسودي (قم: مكتبة الداوري، 2001ء)، 3:282۔

ہیں۔

۵۔ دلالاتِ نصوص اور استنباطِ احکام

حدیث کے فہم کا ایک اہم پہلو دلالاتِ نصوص سے متعلق ہے۔ حدیثی متن سے شرعی حکم اخذ کرنے کے لیے صرف الفاظ کا ظاہری ترجمہ کافی نہیں ہوتا، بلکہ عام و خاص، مطلق و مقید، مجمل و مبین، منطوق و مفہوم، حقیقت و مجاز، امر و نہی، ناسخ و منسوخ اور سیاق و سباق جیسے اصولی مباحث کو ملحوظ رکھنا پڑتا ہے۔

اہل سنت والجماعت کے اصولیین نے دلالاتِ الفاظ اور استنباطِ احکام پر وسیع کام کیا۔ امام شافعیؒ نے الرسالۃ میں نصوص کے فہم، بیان، تخصیص، نسخ اور استنباط کے بنیادی اصول بیان کیے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ

والبيان اسم جامع لمعانٍ مجتمعة الأصول، متشعبة الفروع.[9]

ترجمہ: بیان ایک ایسا جامع نام ہے جس کے اصول یکجا ہیں، مگر اس کی فروع مختلف شاخوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔

بعد کے اصولیین، خصوصاً امام غزالیؒ اور امام شاطبیؒ نے مقاصدِ شریعت، مصالح اور اصولی استدلال کو مزید وسعت دی۔ امام شاطبی رقمطراز ہیں:

إن وضع الشرائع إنما هو لمصالح العباد في العاجل والآجل معاً.[10]

ترجمہ: شریعتوں کا مقرر کیا جانا بندوں کے دنیاوی اور اخروی مصالح ہی کے لیے ہے۔

اہل سنت فقہی روایت میں قیاس، مصالحِ مرسلہ، عرف، استحسان اور سدِ ذرائع جیسے اصول بھی مختلف فقہی مکاتب میں کسی نہ کسی صورت استعمال ہوئے۔

امامیہ اثنا عشریہ بھی دلالاتِ الفاظ، عام و خاص، مطلق و مقید، امر و نہی، منطوق و مفہوم اور دیگر اصولی قواعد کو استعمال کرتے ہیں، تاہم ان کے ہاں ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تشریحات کو نصوص کی توضیح میں مرکزی مقام حاصل ہے۔ محمد رضا مظفرؒ کے مطابق نصوص کا فہم ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توضیحات کو نظر انداز کر کے مکمل نہیں ہو سکتا۔ آپ لکھتے ہیں:

والأدلة الشرعية هي: الكتاب، والسنة، والعقل، والإجماع. والعمدة من الأدلة الأربعة هي الكتاب والسنة.[11]

ترجمہ: شرعی دلائل یہ ہیں: کتاب، سنت، عقل اور اجماع؛ اور ان چار دلائل میں اصل بنیاد کتاب اور سنت ہیں۔

---

[9] محمد بن إدريس الشافعي، **الرسالة**، تحقيق وشرح أحمد محمد شاكر (مصر: مصطفى البابي الحلبي وأولاده، الطبعة الأولى، 1357ھ/1938ء)، 20-35۔

[10] إبراهيم بن موسى الشاطبي، **الموافقات في أصول الشريعة**، تحقيق إبراهيم رمضان (بيروت: دار المعرفة، 1431ھ/2010ء)، 2:8-15۔

[11] محمد رضا المظفر، **أصول الفقه** (قم: مؤسسة النشر الإسلامي، د۔ت۔)، 1:45۔

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:5 Feb 2026 | Published: 25 April 2026

اس کے ساتھ امامیہ اصولِ فقہ میں عقل اور اصولِ عملیہ کو بھی استنباطی نظام میں اہم حیثیت حاصل ہے۔محمد باقر الصدر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

الدليل العقلي هو كل قضية يدركها العقل ويمكن أن يستنبط منها حكم شرعي.[12]

ترجمہ: دلیلِ عقلی ہر وہ قضیہ ہے جسے عقل درک کرے اور جس سے شرعی حکم کا استنباط ممکن ہو۔

دونوں مکاتب کا مشترک پہلو یہ ہے کہ حدیث سے حکم اخذ کرنے کے لیے اصولی قواعد کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت قیاس، مصالح، عرف اور مقاصدی اصولوں سے نسبتاً زیادہ استفادہ کرتے ہیں، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایات اور عقلی اصولوں کو نمایاں حیثیت دیتے ہیں۔

٦۔ اجتہاد، تقلید اور فقہی اطلاق

حدیثی نص کا فہم اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک اسے عملی زندگی، شرعی احکام اور فقہی مسائل سے مربوط نہ کیا جائے۔ یہی مرحلہ اجتہاد اور فقہی اطلاق کا ہے۔ اہل سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ دونوں اجتہاد کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں، مگر اجتہاد کے مصادر، دائرۂ کار اور تقلید کی تنظیم میں ان کے مناہج مختلف ہیں۔

اہل سنت والجماعت کے ہاں اجتہاد قرآن، سنت، اجماع اور قیاس کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ امام شافعیؒ نے اجتہاد اور قیاس کے باہمی تعلق پر بحث کی، جبکہ بعد کے اصولیین نے مصالح، عرف، استحسان، سدِ ذرائع اور مقاصدِ شریعت جیسے مباحث کو فقہی استنباط میں منظم صورت دی۔امام غزالی فرماتے ہیں کہ

الاجتهاد عبارة عن بذل المجهود واستفراغ الوسع في فعل من الأفعال.[13]

ترجمہ: اجتہاد سے مراد کسی کام میں اپنی پوری کوشش صرف کرنا اور اپنی طاقت کو مکمل طور پر استعمال کرنا ہے۔

اہل سنت فقہی مذاہب، یعنی حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی مکاتب، اسی اصولی روایت کے اندر فقہی اطلاق کی مختلف صورتیں پیش کرتے ہیں۔

امامیہ اثنا عشریہ کے نزدیک اجتہاد قرآن، سنت، اجماع اور عقل کی روشنی میں شرعی حکم تک پہنچنے کی علمی کوشش ہے۔ محمد رضا مظفرؒ کے مطابق اجتہاد سے مراد شرعی حکم پر معتبر دلیل حاصل کرنے کے لیے علمی توانائی صرف کرنا ہے۔آپ بیان کرتے ہیں کہ

الاجتهاد هو استفراغ الوسع لتحصيل الحجة على الحكم الشرعي.[14]

---

[12] محمد باقر الصدر، **دروس في علم الأصول** (قم: دار الكتاب الإسلامي، 1421ھ)، 1:48-52۔

[13] محمد بن محمد الغزالي، **المستصفى من علم الأصول**، تحقيق محمد عبد السلام عبد الشافي (بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، 1413ھ/1993ء)، 2:350۔

[14] محمد رضا المظفر، **أصول الفقه** (قم: مؤسسة النشر الإسلامي، د۔ت۔)، 3:9۔

https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:5 Feb 2026 | Published: 25 April 2026

ترجمہ: اجتہاد سے مراد شرعی حکم پر حجت حاصل کرنے کے لیے اپنی پوری علمی طاقت صرف کرنا ہے۔

امامیہ فقہی نظام میں ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایات، اصولِ عملیہ، عقل، اجماع اور فقہی قرائن کو اہم مقام حاصل ہے۔

تقلید کے باب میں بھی دونوں مکاتب غیر مجتہد کے لیے اہلِ علم کی طرف رجوع کو جائز، بلکہ عملی ضرورت سمجھتے ہیں۔ اہل سنت والجماعت میں فقہی مذاہب کی پیروی علمی روایت کا حصہ رہی ہے، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ میں مجتہد جامع الشرائط کی تقلید اور مرجعیت کا نظام زیادہ منظم ادارہ جاتی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں تقلید کو تسلیم کرتے ہیں، مگر اس کی عملی تنظیم اور فقہی مرکزیت میں فرق موجود ہے۔

۷۔ مشترک حدیثی اصول اور علمی بنیادیں

اختلافات کے باوجود دونوں مکاتب کے درمیان کئی بنیادی اصول مشترک ہیں۔ سب سے اہم مشترک نکتہ حدیثِ نبوی ﷺ کی حجیت ہے۔ دونوں کے نزدیک سنت قرآنِ کریم کے بعد شریعت کی بنیادی دلیل ہے۔ امام شافعیؒ نے سنت کی حجیت کو اصولی طور پر ثابت کیا، جبکہ شیخ طوسیؒ نے بھی کتاب اللہ کے بعد سنت کو شرعی احکام کے مصادر میں شمار کیا۔

محقق احمد محمد شاکر مصری امام شافعی کی بات نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ففرض الله على الناس اتباع وحيه وسنن رسوله.[15]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر اپنی وحی اور اپنے رسول ﷺ کی سنتوں کی اتباع فرض کی ہے۔

دوسرا مشترک پہلو سند کی اہمیت ہے۔ اہل سنت محدثین نے اسناد کو دین کا حصہ قرار دیا، اور امام مسلمؒ نے اپنی صحیح کے مقدمے میں سند کی ضرورت پر متعدد آثار نقل کیے۔ لکھتے ہیں کہ

إن الإسناد من الدين، ولولا الإسناد لقال من شاء ما شاء.[16]

ترجمہ: بے شک سند دین کا حصہ ہے، اور اگر سند نہ ہوتی تو جو شخص جو چاہتا کہہ دیتا۔

امامیہ اثنا عشریہ میں بھی سندی تحقیق روایت کے اعتبار کو جاننے کا بنیادی ذریعہ سمجھی گئی، چنانچہ سید خوئیؒ نے رجال اور سندی مباحث کو روایت کی معرفت میں اہم قرار دیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ

إن علم الرجال من أهم ما يتوقف عليه استنباط الأحكام الشرعية، إذ به يعرف حال

[15] محمد بن إدريس الشافعي، الرسالة، 457؛ محمد بن الحسن الطوسي، **العدة في أصول الفقه**، تحقيق محمد مهدي نجف (قم: مؤسسة آل البيت للطباعة والنشر، د۔ت۔)، 1: 126۔

[16] مسلم بن الحجاج، **صحيح مسلم**، تحقيق محمد فؤاد عبد الباقي (القاهرة: دار إحياء الكتب العربية عيسى البابي الحلبي وشركاه، 1374ھ/1955ء)، مقدمة الصحيح، 1: 15۔

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:5 Feb 2026 | **Published: 25 April 2026**

الرواة من حيث الوثاقة والضعف.[17]

ترجمہ: علمِ رجال ان اہم ترین علوم میں سے ہے جن پر شرعی احکام کا استنباط موقوف ہے، کیونکہ اسی کے ذریعے رواۃ کی وثاقت اور ضعف کے اعتبار سے حالت معلوم ہوتی ہے۔

تیسرا مشترک اصول راوی کی تحقیق ہے۔ اہل سنت والجماعت میں علمِ جرح و تعدیل نے مستقل فن کی صورت اختیار کی، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ میں علمِ رجال نے راویوں کے حالات، وثاقت اور روایت کی حیثیت کو جانچنے کا منظم ذریعہ فراہم کیا۔ خطیب بغدادیؒ کے نزدیک رواۃ کے احوال کی معرفت قبول و رد کی بنیاد ہے، جبکہ نجاشیؒ کی رجال نگاری امامیہ روایت میں اسی ضرورت کی نمائندہ ہے۔

خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں:

أجمع أهل العلم على أنه لا يقبل إلا خبر العدل.[18]

ترجمہ: اہلِ علم کا اس پر اجماع ہے کہ صرف عادل راوی کی خبر قبول کی جائے گی۔

چوتھا مشترک پہلو وضعِ حدیث کی مذمت ہے۔ دونوں مکاتب جعلی روایات کو دین کے لیے نقصان دہ سمجھتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی نسبت کو سخت گناہ قرار دیتے ہیں۔ صحیح بخاری میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے کے بارے میں سخت وعید نقل ہوئی ہے، جبکہ امامیہ مصادر میں بھی جھوٹی نسبت اور غیر معتبر نقل کی مذمت ملتی ہے۔

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

من كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار.[19]

ترجمہ: جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

پانچواں مشترک اصول حدیث کے صحیح فہم کی ضرورت ہے۔ دونوں مکاتب محض روایت کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ حدیث کے مفہوم، دلالت، سیاق اور تطبیق کو بھی ضروری قرار دیتے ہیں۔ امامیہ مصدر الکافي میں امام جعفر صادقؒ سے منقول ہے کہ ایک حدیث کو سمجھ لینا محض کثرتِ روایت سے بہتر ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ

---

[17] أبو القاسم الخوئي، **معجم رجال الحديث** (قم: مؤسسة الإمام الخوئي، د۔ت۔)، 1:36۔

[18] أحمد بن علي الخطيب البغدادي، **الكفاية في علم الرواية** (بيروت: دار الكتب العلمية، 1409ھ)، 88؛ أحمد بن علي النجاشي، رجال النجاشي (قم: مؤسسة النشر الإسلامي، 1416ھ)، مقدمہ۔

[19] محمد بن إسماعيل البخاري، **صحيح البخاري**، تحقيق محمد زهير بن ناصر الناصر (بيروت: دار طوق النجاة، الطبعة الأولى، 1422ھ)، كتاب العلم، باب إثم من كذب على النبي ﷺ، حديث رقم: 106

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:5 Feb 2026 | Published: 25 April 2026

حديث تدريه خير من ألف حديث ترويه.[20]

ترجمہ: ایک ایسی حدیث جسے تم سمجھ لو، ان ہزار حدیثوں سے بہتر ہے جنہیں تم صرف روایت کرو۔

یہی اصول دونوں مکاتب میں روایت اور درایت کے باہمی تعلق کو واضح کرتا ہے۔

۸۔ اختلافات کے اسباب

اہل سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ کے اصولِ درایت میں اختلافات اچانک پیدا نہیں ہوئے، بلکہ ان کے پس منظر میں تاریخی، اعتقادی، علمی اور اصولی عوامل کارفرما رہے۔ علمی مکاتب عموماً مخصوص تاریخی حالات، دینی ترجیحات، علمی مراکز، روایت کے سلسلوں اور فقہی ضروریات کے تحت ارتقاء پذیر ہوتے ہیں۔ دونوں مکاتب کے حدیثی مناہج بھی اسی تدریجی عمل کا نتیجہ ہیں۔

پہلا سبب تاریخی پس منظر ہے۔ ابتدائی اسلامی عہد میں حدیث کی روایت، سیاسی حالات، علمی مراکز، فقہی حلقوں اور دینی مرجعیت کے تصورات نے مختلف مناہج کی تشکیل میں کردار ادا کیا۔ اہل سنت والجماعت کے ہاں صحابہؓ، تابعین اور محدثین کے وسیع سلسلے سے حدیثی ذخیرہ تشکیل پایا، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ کے ہاں ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی علمی مرکزیت نے روایت اور فہمِ حدیث کو خاص رخ دیا۔

دوسرا سبب مرجعیتِ دینی کا فرق ہے۔ اہل سنت کے نزدیک فہمِ صحابہؓ، سلفِ امت، اجماع اور فقہی مذاہب کو نمایاں مقام حاصل ہے، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حدیث کی توضیح اور شرعی فہم میں مرکزی حیثیت دیتے ہیں۔ یہی فرق فہمِ حدیث، تعارض کے حل اور استنباطی نتائج پر اثر انداز ہوا۔

تیسرا سبب اصولِ فقہ کے مناہج کا اختلاف ہے۔ اہل سنت کے ہاں قیاس، مصالح، عرف اور مقاصدی اصولوں کو مختلف فقہی مکاتب میں اہمیت حاصل رہی، جبکہ امامیہ اصولیین نے عقل، اصولِ عملیہ، وثوقِ صدور اور ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایات کو زیادہ نمایاں مقام دیا۔ اس اصولی فرق نے حدیثی درایت کے عملی نتائج کو بھی متاثر کیا۔

چوتھا سبب علمِ رجال اور روایت کے مصادر کا اختلاف ہے۔ جب روایت کے بنیادی مصادر اور راویوں کے قابلِ اعتماد طبقات مختلف ہوں تو فطری طور پر حدیثی ذخائر، ترجیحی اصول اور فقہی استنباط بھی مختلف صورت اختیار کرتے ہیں۔

۹۔ علمی و فقہی اثرات

اصولِ درایت میں موجود اختلافات نے اسلامی علوم پر متعدد اثرات مرتب کیے۔ سب سے پہلے یہ اثر فقہی استنباط پر ظاہر ہوا۔ چونکہ دونوں مکاتب حدیث کے فہم، ترجیح، عقل کے کردار اور اجتہادی مصادر میں مختلف اصول استعمال کرتے ہیں، اس لیے بعض فقہی مسائل میں ان کے نتائج مختلف ہو جاتے ہیں۔

دوسرا اثر اصولِ فقہ پر پڑا۔ اہل سنت اصولِ فقہ میں قیاس، مصالح، عرف، اجماع اور مقاصد کے مباحث کو خاص وسعت ملی،

[20] محمد بن علي الصدوق، **معاني الأخبار** (قم: مؤسسة النشر الإسلامي، د۔ت۔)، 2۔

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:5 Feb 2026 | Published: 25 April 2026

جبکہ امامیہ اصولِ فقہ میں عقل، اصولِ عملیہ، تعارضِ اخبار، حجیتِ ظواہر اور وثوقِ صدور جیسے مباحث کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہوئی۔ اس سے دونوں مکاتب کے اصولی ذخیرے میں علمی تنوع پیدا ہوا۔

تیسرا اثر حدیثی شرح و تعبیر پر ہوا۔ اہل سنت شروح میں فہمِ صحابہؓ، لغت، محدثین کی ترجیحات اور فقہی مذاہب کی آراء کو اہمیت دی گئی، جبکہ امامیہ شروح میں ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توضیحات اور امامیہ اصولی مباحث کو مرکزی مقام حاصل ہوا۔

چوتھا اثر علمی مکالمے پر ہوا۔ اختلافات کے باوجود مشترک اصولوں کی موجودگی دونوں مکاتب کے درمیان علمی مکالمے، تقابلی تحقیق اور حدیثی ورثے کے مشترک مطالعے کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ اگر ان اختلافات کو مناظرانہ انداز کے بجائے تاریخی، اصولی اور علمی پس منظر میں سمجھا جائے تو اسلامی حدیثی علوم کی وسعت اور تنوع زیادہ واضح ہوتا ہے۔

حاصل بحث

اس مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ اہل سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ دونوں حدیثِ نبوی ﷺ کی حجیت، سند کی اہمیت، راوی کی تحقیق، موضوع روایات کی مذمت اور صحیح فہمِ حدیث کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہ مشترک اصول اسلامی حدیثی علوم کی بنیادی وحدت اور علمی تسلسل کو ظاہر کرتے ہیں۔

تاہم اصولِ درایت کے متعدد مباحث میں دونوں مکاتب کے درمیان نمایاں فرق بھی موجود ہے۔ فہمِ حدیث کے مراجع، عقل کا دائرۂ اثر، تعارضِ روایات کے مرجحات، دلالاتِ نصوص کا اطلاق، اجتہاد کے مصادر اور تقلید کی عملی تنظیم میں دونوں کے مناہج مختلف ہیں۔ یہ اختلافات حدیث کی حجیت سے انکار کا نتیجہ نہیں، بلکہ مختلف تاریخی تجربات، دینی مرجعیت کے تصورات، علمی ترجیحات اور اصولی مناہج کا اظہار ہیں۔

لہٰذا ان اختلافات کو محض نزاعی یا مناظرانہ زاویے سے دیکھنے کے بجائے علمی تنوع، اصولی ارتقاء اور اسلامی حدیثی ورثے کی وسعت کے تناظر میں سمجھنا چاہیے۔ یہی متوازن نقطۂ نظر تقابلی حدیثی تحقیق کو زیادہ مفید، معیاری اور بامقصد بناتا ہے۔

نتائج تحقیق

1. اہل سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ دونوں حدیثِ نبوی ﷺ کو اسلامی شریعت کا بنیادی ماخذ تسلیم کرتے ہیں۔ دونوں مکاتب حدیث کے صحیح فہم، شرح، تطبیق اور استنباط کو ضروری سمجھتے ہیں۔
2. فہمِ حدیث کے مراجع میں دونوں کے درمیان فرق ہے؛ اہل سنت والجماعت فہمِ صحابہؓ، سلف اور اصولی روایت کو اہمیت دیتے ہیں، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تشریحات کو مرکزی مقام دیتے ہیں۔
3. عقل دونوں مکاتب میں معتبر ہے، مگر اہل سنت والجماعت کے ہاں وہ معاون ذریعہ ہے، جبکہ امامیہ اثنا عشریہ کے ہاں بعض مقامات پر مستقل دلیل بھی شمار ہوتی ہے۔

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review

HEC Pakistan – Y Category

https://thoughtsreview.com/

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:5 Feb 2026 | Published: 25 April 2026

4. تعارضِ روایات کے حل میں دونوں جمع و تطبیق کو اولین ترجیح دیتے ہیں۔
5. ترجیحی اصولوں میں فرق ہے؛ اہل سنت سندی قوت، تعددِ طرق اور ناسخ و منسوخ کو اہمیت دیتے ہیں، جبکہ امامیہ موافقتِ قرآن، عملِ اصحاب، شہرتِ فتوائی اور وثوقِ صدور کو بھی نمایاں مرجحات میں شمار کرتے ہیں۔
6. دونوں مکاتب دلالاتِ نصوص اور اصولی قواعد کے ذریعے استنباطِ احکام کرتے ہیں۔
7. اجتہاد دونوں مکاتب کے فقہی نظام میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے، مگر اس کے مصادر اور اطلاق میں فرق پایا جاتا ہے۔ تقلید دونوں مکاتب میں موجود ہے، لیکن امامیہ مرجعیت اپنی تنظیمی ساخت کے لحاظ سے زیادہ نمایاں ہے۔
8. حدیث کی حجیت، سند کی تحقیق، علمِ رجال، وضعِ حدیث کی مذمت اور فہمِ حدیث کی ضرورت دونوں مکاتب کے مشترک اصول ہیں۔
9. اختلافات کے اسباب تاریخی، اعتقادی، علمی اور اصولی نوعیت کے ہیں۔
10. یہ اختلافات فقہ، اصولِ فقہ، حدیثی شرح، رجال نگاری اور علمی مکالمے پر اثر انداز ہوئے۔
11. دونوں مکاتب کے اختلافات کو حدیث کی اہمیت سے انکار نہیں سمجھنا چاہیے، بلکہ مختلف علمی مناہج اور اصولی ترجیحات کا نتیجہ قرار دینا چاہیے۔
12. تقابلی مطالعہ اسلامی حدیثی علوم کی وسعت، تنوع اور علمی گہرائی کو بہتر طور پر واضح کرتا ہے۔

سفارشات

1۔ اصولِ درایت کے تقابلی مطالعے کو اہل سنت والجماعت اور امامیہ اثنا عشریہ کے علاوہ دیگر اسلامی مکاتبِ فکر تک بھی وسعت دی جائے، تاکہ اسلامی حدیثی مناہج کی جامع تصویر سامنے آ سکے۔

2۔ فہمِ حدیث، تعارضِ روایات اور استنباطِ احکام کے باب میں دونوں مکاتب کے متقدم اور متاخر اصولیین کے مناہج کا الگ الگ تحقیقی مطالعہ کیا جائے۔

3۔ مشترک حدیثی اصولوں کو علمی مکالمے کی بنیاد بنایا جائے، تاکہ تقابلی تحقیق مناظرانہ رخ اختیار کرنے کے بجائے علمی اور تحقیقی سمت میں آگے بڑھے۔

4۔ اصولِ درایت کے اثرات کو فقہی فروع، اصولِ فقہ، حدیثی شرح اور عصری مسائل کے حل کے تناظر میں مزید واضح کیا جائے۔

5۔ حدیثی مطالعات میں روایت اور درایت کے باہمی تعلق پر خصوصی کام کیا جائے، کیونکہ دونوں کے امتزاج ہی سے حدیث کا صحیح فہم اور متوازن اطلاق ممکن ہے۔

THOUGHTS REVIEW

Thoughts Review

HEC Pakistan – Y Category

https://thoughtsreview.com/

Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509

Accepted:5 Feb 2026 | Published: 25 April 2026

References:

1. Al-Shatibi, I. ibn M. (2010). *Al-Muwafaqat fi Usul al-Shariah* (I. Ramadan, Ed.). Dar al-Marifah.
2. Al-Mufid, M. ibn M. (1413 AH). *Awail al-Maqalat fi al-Madhahib wa al-Mukhtarat*. Al-Mutamar al-Alami li-Alfiyyat al-Shaykh al-Mufid.
3. Al-Ghazali, M. ibn M. (1975). *Maarij al-Quds fi Madarij Marifat al-Nafs* (2nd ed.). Dar al-Afaq al-Jadidah.
4. Al-Sadr, M. Baqir. (1421 AH). *Durus fi Ilm al-Usul*. Dar al-Kitab al-Islami.
5. Al-Nawawi, Y. ibn Sharaf. (1392 AH). *Al-Minhaj Sharh Sahih Muslim ibn al-Hajjaj* (2nd ed.). Dar Ihya al-Turath al-Arabi.
6. Ibn Hajar al-Asqalani, A. ibn Ali. (2000). *Nuzhat al-Nazar fi Tawdih Nukhbat al-Fikar fi Mustalah Ahl al-Athar* (N. al-Din Itr, Ed., 3rd ed.). Matbaat al-Sabah.
7. Al-Tusi, M. ibn al-Hasan. (n.d.). *Al-Istibsar fima Ikhtalafa min al-Akhbar*. Dar al-Numan.
8. Al-Tusi, M. ibn al-Hasan. (n.d.). *Al-Istibsar fima Ikhtalafa min al-Akhbar*. Dar al-Numan.
9. Al-Ansari, M. M. Amin Murtada. (1419 AH). *Faraid al-Usul* (1st ed.). Majma al-Fikr al-Islami.
10. Al-Khui, A. al-Qasim. (2001). *Misbah al-Usul* (M. Sarwar al-Waiz al-Husayni al-Bahsudi, Comp.). Maktabat al-Dawari.
11. Al-Shafii, M. ibn Idris. (1938). *Al-Risalah* (A. M. Shakir, Ed., 1st ed.). Mustafa al-Babi al-Halabi wa Awladih.
12. Al-Shatibi, I. ibn M. (2010). *Al-Muwafaqat fi Usul al-Shariah* (I. Ramadan, Ed.). Dar al-Marifah.
13. Al-Muzaffar, M. Rida. (n.d.). *Usul al-Fiqh*. Muassasat al-Nashr al-Islami.
14. Al-Sadr, M. Baqir. (1421 AH). *Durus fi Ilm al-Usul*. Dar al-Kitab al-Islami.
15. Al-Ghazali, M. ibn M. (1993). *Al-Mustasfa min Ilm al-Usul* (M. A. al-Shafi, Ed., 1st ed.). Dar al-Kutub al-Ilmiyyah.
16. Al-Muzaffar, M. Rida. (n.d.). *Usul al-Fiqh*. Muassasat al-Nashr al-Islami.
17. Al-Shafii, M. ibn Idris. (1938). *Al-Risalah* (A. M. Shakir, Ed., 1st ed.). Mustafa al-Babi al-Halabi wa Awladih.
18. Al-Tusi, M. ibn al-Hasan. (n.d.). *Al-Uddah fi Usul al-Fiqh* (M. M. Najaf, Ed.). Muassasat Al al-Bayt li al-Tibaa wa al-Nashr.
19. Muslim ibn al-Hajjaj. (1955). *Sahih Muslim* (M. Fuad Abd al-Baqi, Ed.). Dar Ihya al-Kutub al-Arabiyyah.
20. Al-Khui, A. al-Qasim. (n.d.). *Mujam Rijal al-Hadith*. Muassasat al-Imam al-Khui.
21. Al-Khatib al-Baghdadi, A. ibn Ali. (1409 AH). *Al-Kifayah fi Ilm al-Riwayah*. Dar al-Kutub al-Ilmiyyah.
22. Al-Najashi, A. ibn Ali. (1416 AH). *Rijal al-Najashi*. Muassasat al-Nashr al-Islami.

Thoughts Review
HEC Pakistan – Y Category
https://thoughtsreview.com/
Vol. 2, Issue 2 (April–June 2026) |ISSN (Online): 3106-9517 | ISSN (Print): 3106-9509
Accepted:5 Feb 2026 | **Published: 25 April 2026**

23. Al-Bukhari, M. ibn Ismail. (1422 AH). *Sahih al-Bukhari* (M. Zuhayr ibn Nasir al-Nasir, Ed.). Dar Tawq al-Najah.
24. Al-Saduq, M. ibn Ali. (n.d.). *Maani al-Akhbar*. Muassasat al-Nashr al-Islami.